عورت آزادی MARCH 2020

مطالبات

آٹھ مارچ عورتوں کے عالمی دن کے موقع پر اسلام آباد اور ملک بھر میں عورتیں اور صنفی اقلیتیں پدرسری تشدد، عدم مساوات اور جبر کے خلاف مارچ کریں گی۔ اس جبر کا سامنا انہیں اپنی زندگی کے ہر پہلو میں کرنا پڑتا ہے اور یہ مارچ ایک منصفانہ اور انسان دوست سماجی نظام کی حمایت میں ایک قدم ہے۔ ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ آپ قتل، زبردستی کی شادی، جنسی تشدد، تیزاب سے حملوں، ہراسانی اور ”مورل پولیسنگ“ سمیت تشدد کی تمام قسموں کے خلاف آواز اٹھانے میں ہمارا ساتھ دیں۔ آپ عورتوں کی گھروں میں قید اور غلامی کو ختم کرنے اور محنت کے برابر معاوضے اور وسائل کی منصفانہ تقسیم کے مطالبے میں ہمارا ساتھ دیں۔ ہم بڑھتی ہوئی سماجی و معاشی عدم مساوات، پدرسری کی حمایت میں مذہب کے غلط استعمال، خواجہ سراؤں اور دیگر جنسی اور صنفی اقلیتوں پر جبر، اور ریاست اور سماج پر سکیورٹی اداروں کے غلبے کے خلاف اور جمہوری اور شہری آزادیوں کی حمایت میں متحد ہیں اور آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ آپ ہمارا ساتھ دیں۔ ہمارے ساتھ مارچ کریں اور آپنی آواز بلند کریں، کیونکہ پدرسری نظام ہم سب کے لیے نقصان دہ ہے۔

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ:

معاشی انصاف

1. ملازمت کرنے والی عورتوں (بشمول گھروں میں کام کرنے والی عورتوں، اور خواجہ سراؤں وغیرہ) کو یونین بنانے کا حق دیا جائے۔
2. عورتوں اور مردوں سمیت تمام کام کرنے والے افراد کو مناسب اجرت، کام کے لیے باوقار ماحول، لیبر قوانین کا تحفظ اور سوشل سکیورٹی دی جائے۔
3. تعلیم اور صحت کے شعبے سے وابستہ کنٹریک پر کام کرنے والے تمام اساتذہ، ڈاکٹر، نرسز، پیرامیڈکل سٹاف اور دیگر ملازمین کی ملازمت کو مستقل کیا جائے، انہیں مناسب اجرت، مستحکم کریئر اور پنشن دی جائے۔
4. گھروں میں کام کرنے والے افراد کے لیے باقاعدہ کنٹریکٹ، کم از کم اجرت کی ضمانت اور سوشل سکیورٹی فراہم کی جائے۔
5. بچوں کی دیکھ بھال کو سماجی ذمہ داری سمجھتے ہوئے بجٹ میں اس کے لیے رقم مختص کی جائے اور پاکستان میں کام کی تمام رسمی جگہوں پر بچوں کی دیکھ بھال کی سہولت (ڈے کیئر سینٹر) فراہم کی جائے۔
6. ان تمام سماجی رکاوٹوں کو دور کیا جائے جو عورتوں کے باوقار روزگار کی راہ میں حائل ہیں۔
7. جاگیرداری سے وابستہ سماجی اور سیاسی مراعات کے خاتمے اور زمین کی منصفانہ صنفی تقسیم کے لیے عورتوں کو ملکیت کا حق دلانے کے لیے وسیع پیمانے پر زمینی اصلاحات کی جائیں۔
8. عورتوں کو وراثت میں ان کا جائز اور برابر حق دلانے کے لیے وراثت کے قوانین میں اصلاحات کی جائیں اور عورتوں کو ان کے حق سے محروم رکھنے والوں کے خلاف سخت سزائیں رکھی جائیں۔
9. عورتوں، مذہبی اقلیتوں، خواجہ سراؤں اور دیگر صنفی اقلیتوں سمیت شہر کے محنت کش طبقے کو باوقار اور کم قیمت رہائش فراہم کرنے کے لیے شہری علاقوں میں زمینی اصلاحات کی جائیں اور لینڈ ریگولیشن میں ترامیم کی جائیں۔
10. اسلام آباد اور دیگر شہروں کی کچی آبادیوں کو ریگولر کیا جائے اور ان میں رہائش پذیر افراد کو مالکانہ حقوق دیے جائیں، اور ان آبادیوں کے معیار میں بہتری لانے کے لیے مقامی افراد کی شمولیت سے پروگرام شروع کیے جائیں۔
11. تمام قسم کی جبری مشقت اور بغیر اجرت کے مزدوری کو جرم قرار دیا جائے اور ان کے خلاف سخت سزائیں رکھی جائیں۔
12. تمام لیبر ڈیپارٹمنٹس کو مضبوط بنایا جائے، ان کے بجٹ میں اضافہ کیا جائے اور کام کی تمام جگہوں پر لیبر قوانین کا مناسب اطلاق کیا جائے۔
13. تجاوزات ہٹانے کے نام پر غریب افراد کے کھوکھوں، سٹالوں اور روزگار کے دیگر ذرائع کی توڑ پھوڑ کو بند کیا جائے۔
14. عورتوں کے روزگار کے مواقع میں بہتری کے لیے کاروباری عورتوں اور عورتوں کی اجتماعی ملکیت والی کمپنیوں کو آسان قرض اور حکومتی تعاون فراہم کیا جائے۔
15. عورتوں، خواجہ سراؤں اور دیگر اصناف سے تعلق رکھنے والے افراد، مذہبی اقلیتوں اور معذور افراد کے لیے تمام شعبوں میں خصوصی کوٹہ اور سکالرشپ کے علاوہ تعلیم اور روزگار کے مواقع اور صحت کی سہولیات کی فراہمی سے متعلق مثبت اقدامات کیے جائیں۔
16. شادی کے موقعے پر عورت سے جہیز لینے کے فرسودہ نظام کو ختم کیا جائے جس کی وجہ سے بیٹیوں کو بوجھ سمجھا جاتا ہے اور انہیں شادی کے بعد تشدد کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ جہیز کی رسم کا فائدہ سرمایہ داری نظام بھی اٹھاتا ہے۔

انصاف اور احتساب

17. عورتوں اور جنسی اور صنفی اقلیتوں کے خلاف تشدد کا خاتمہ کیا جائے۔

18. جنسی ہراسیت اور جنسی تشدد کے شکار افراد کے کردار پر حملوں کا خاتمہ کیا جائے اور ان پر جھوٹے ہتکِ عزت کے مقدموں کے خلاف قانونی تحفظ فراہم کیا جائے۔

19. کام کی تمام جگہوں پر ہراسیت کی شکایات کے لیے کمیٹیاں بنائی جائیں جن میں عورتوں کو نمائندگی دی جائے۔ ایسا نہ کرنے والے اداروں کے لیے سزائیں مقرر کی جائیں۔

20. بلوچستان یونیورسٹی سمیت تمام تعلیمی اداروں میں جنسی ہراسیت کے مرتکب ان کی معاونت کرنے والے افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

21. شہریت، شہادت اور غیر مساوی وراثت کے امتیازی قوانین سمیت عورت مخالف تمام قوانین اور پالیسیوں کو ختم کیا جائے۔

22. قانونی طور پر بالغ افراد کو اپنی مرضی سے اپنا شریک حیات چننے کی آزادی دی جائے اور کلچر اور مذہب کے نام پر زبردستی کی شادیوں کو روکا جائے۔

23. جبری طور پر مذہب تبدیل کرنے کو جرم قرار دیا جائے اور اس کے خلاف سزاؤں کا اطلاق کیا جائے۔

24. بچوں کی شادی پر پابندی کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

25. بچوں سے بدسلوکی کی روک تھام کے لیے ایسے کیسوں میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کی موثر کارروائی کو یقینی بنایا جائے، عوامی آگہی کی مہم شروع کی جائے اور جنسی تشدد کے گرد خاموشی، ندامت اور شرمندگی کے کلچر کو ختم کیا جائے۔

26. زبردستی شادیوں، گھریلو غلامی اور جسم فروشی کے کاروبار میں دھکیلنے کے لیے عورتوں اور بچیوں کی سمگلنگ کو روکا جائے۔

27. جنسی مجرموں سے متعلق ایک قومی رجسٹر بنایا جائے جس میں جنسی جرائم میں سزا پانے والے تمام افراد کا اندراج کیا جائے۔

28. ملک بھر میں ہزاروں بچیوں کے قتل اور تدفین کے واقعات کی تحقیقات کی جائیں۔

29. فوجداری انصاف کے نظام بشمول پولیس، عدلیہ اور قانون نافذ کرنے والے دیگر اداروں میں عورتوں کو کم از کم (۳۳ فیصد) نمائندگی دینے کے لیے مثبت کارروائی کی جائے۔

30. ملک کے تمام تھانوں میں عورتوں کے لیے ڈیسک قائم کیے جائیں اور قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں کو صنفی فہم پر لازمی تربیت دی جائے۔

31. قیدی عورتوں، جرم کرنے والے کم سن بچوں اور دیگر قیدیوں کو اپنے حقوق اور انصاف تک مکمل رسائی فراہم کرنے کے لیے فوجداری انصاف کے نظام میں قلیل المدتی اصلاحات کی جائیں۔

32. جنسی اور گھریلو تشدد کے شکار افراد کے لیے ملک بھر میں خصوصی طبی مراکز اور بحالی کے مراکز قائم کیے جائیں۔

33. طویل مدت میں فوجداری انصاف کے نظام کو بحالی کی طرف مرکوز کیا جائے جس کا مقصد صرف مجرم کو قید اور سزا دینا نہ ہو بلکہ متاثرہ فریق کو پہنچنے والے نقصان کا ازالہ اور صدمے سے بحالی ہو۔

34. عورتوں، صنفی اور مذہبی اقلیتوں کو ڈیجیٹل جگہوں پر ہراسیت اور خوف سے آزاد اپنا اظہار کرنے کے لیے تحفظ دیا جائے۔

35. ایسے تمام قوانین میں اصلاحات کی جائیں جو صنفی اور جنسی اقلیتوں کے خلاف تفریق کرتی ہیں اور ان کو حاشیوں پر رکھتی ہیں۔

36. خواجہ سراؤں کی پولیس اور سرکاری اہلکاروں کی طرف سے ہراسیت اور ڈرانے دھمکانے کو ختم کیا جائے، ان کے تحفظ کے مراکز اور تنازعات کے تصفیے کے لیے سیل قائم کیے جائیں۔

37. خواجہ سراؤں کی ذاتی معلومات کو محفوظ رکھتے ہوئے قومی سطح پر صنفی پہچان تسلیم کرنے کے عمل کو بہتر بنایا جائے۔

صحت

38. جنسی اور تولیدی صحت سمیت صحت کی سہولیات کی مفت فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

39. اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ عورتوں کو اپنے جسم پر اختیار حاصل ہو، یعنی محفوظ اور مفت مانع حمل طریقوں، محفوظ اسقاط حمل اور نسبندی تک رسائی ہو، اور ایسا کرنے میں ان سے کوئی زبردستی نہ کی جائے، نہ انہیں بدنامی کا خوف نہ ہو۔

40. جلد ماں بننے کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے بچے کی پیدائش پر ماں کے لیے تنخواہ کے ساتھ چھ ماہ اور باپ کے لیے تین ماہ کی چھٹی کو یقینی بنایا جائے۔

41. فیملی پلاننگ پروگرامز کو مضبوط بنایا جائے اور ان کا بجٹ بڑھایا جائے تا کہ ملک بھر میں بچوں کی پیدائش میں وقفے کے پروگرام اور سستی مانع حمل سہولیات کی فراہمی کو ممکن بنایا جا سکے۔

42. مختلف سطح کے تعلیمی نصاب میں جنسی اور تولیدی صحت کے متعلق عمر کے مطابق اور درست سائنسی معلومات کو شامل کیا جائے۔

43. خواجہ سراؤں اور دیگر جنسی اور صنفی اقلیتوں کے لیے جسمانی، نفسیاتی اور ذہنی صحت کی سہولیات فراہم کی جائیں۔

طلبا کے حقوق

44. سب کے لیے معیاری تعلیم تک رسائی کو ممکن بنانے کے لیے تعلیمی بجٹ کو بڑھا کر مجموعی ملکی پیداوار کے چھ فیصد تک لایا جائے، سرکاری نظام تعلیم میں اصلاحات کر کے عوام اور والدین کی طرف سے نگرانی اور احتساب کو اس کا حصہ بنایا جائے جبکہ لڑکیوں کو تعلیم میں لڑکوں کے برابر لانے کے لیے مثبت کارروائی کی جائے۔

45. ملک بھر کی یونیورسٹیوں میں سٹوڈنٹ یونینز کو بحال کیا جائے، ان میں لڑکیوں کی نمائندگی کو یقینی بنایا جائے اور انہیں یونیورسٹی کی فیصلہ ساز مجالس میں نمائندگی دی جائے۔

46. ہر اعلیٰ تعلیمی ادارے میں ہراسیت کی شکایات کے لیے کمیٹی تشکیل دی جائے جس میں لڑکیوں کو بھی نمائندگی دی جائے۔

47. طلبا کی رہائش کا مناسب انتظام کیا جائے۔

48. کیمپسز اور سٹوڈنٹ ہاسٹلز میں ہر قسم کی "مورل پولیسنگ" اور ہراسیت کا خاتمہ کیا جائے۔

49. سٹوڈنٹ ہاسٹلز میں امتیازی کرفیو اوقات کا خاتمہ کیا جائے۔

شہری آزادیاں

50. اظہار رائے، پرامن اجتماع اور احتجاج کی آزادی کے آئینی حق کو یقینی بنایا جائے۔

51. اختلافی آوازوں کو مجرم قرار دینے اور ان کے خلاف سیاسی جبر اور سنسر شپ کو ختم کیا جائے۔

52. جبری گمشدگیوں کے غیر آئینی اقدام کو ختم کیا جائے اور اس کو جرم قرار دینے کے لیے قانون سازی کی جائے۔

53. بلوچ عورتوں کی ریاستی اغوا کاریاں بند کی جائیں۔

54. پشتون عورتوں پر سیکورٹی فورسز کی طرف سے جنسی حملے بند کیے جائیں۔

55. نوآبادیاتی زمانے کے بغاوت کے قوانین کو منسوخ کیا جائے اور پرامن سیاسی کارکنوں کے خلاف دہشت گردی کی دفعات کا استعمال بند کیا جائے۔

56. اختلاف اور آزادی اظہار کے حق کو اپنی مرضی سے کچلنے کے لیے بنائے گئے تمام سوشل میڈیا ریگولیشن اور اقدامات کو فوری طور پر واپس لیا جائے۔

57. خواجہ سراہوں کو شادی کرنے کا مکمل حق دیا جائے۔

سیاسی شمولیت

58. وفاقی، صوبائی، ضلعی اور تحصیل کی سطح پر تمام منتخب اداروں میں عورتوں کی کم از کم ۳۳ فیصد شمولیت کو آئین کا حصہ بنایا جائے۔

59. عورتوں کی مقامی سطح پر سیاسی شمولیت میں تربیت کے لیے وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے تعاون سے پروگرام تشکیل دیے جائیں۔

60. سیاسی جماعتوں کی فیصلہ ساز مجالس میں عورتوں، خواجہ سراؤں اور دیگر اصناف سے تعلق رکھنے والے افراد کی نمائندگی کو اصلاحات کے ذریعے یقینی بنایا جائے۔

61. عورتوں کی سیاسی اور انتخابی عمل میں شمولیت کو روکنے والوں کے خلاف سخت سزا کے لیے قانون سازی کی جائے۔

عوامی مقامات تک رسائی

62. عورتوں کی عوامی مقامات تک محفوظ رسائی کو یقینی بنایا جائے اور عوامی جگہوں میں ہراسیت کے خلاف قانون کے ذریعے سزائیں مقرر کی جائیں۔

63. عورتوں کی عوامی اور نجی ٹرانسپورٹ کے تک رسائی اور اس کے استعمال کی صلاحیت کو یقینی بنانے کے لیے مثبت کارروائی اور تربیت فراہم کی جائے۔

64. میڈیا پر عورتوں اور سماجی رشتوں کی فرسودہ اور زن بیزار تصویر کشی کو ختم کیا جائے جو پدرسری کو فروغ دیتی ہے اور اس نظام سے نفع حاصل کرتی ہے۔

موسمیاتی اور ماحولیاتی انصاف

65. محدود قدرتی نظاموں کو قابل استفادہ وسائل سمجھ کر ان کے تباہ کن طریقے سے استعمال کو ختم کیا جائے۔

66. فوسل ایندھن کی بجائے توانائی کے قابل تجدید ذرائع پر انحصار کو فروغ دیا جائے۔

67. شہروں میں فضا کے معیار کو رہنے کے قابل بنانے کے لیے فیول سٹینڈرڈز کا اطلاق، جنگلات اور سبزے کی بحالی اور پبلک ٹرانسپورٹ میں بہتری لائی جائے۔

68. تمام شہریوں کے لیے پینے کے صاف پانی کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے پانی کے نظام میں اصلاحات کی جائیں جس میں پانی کے ضیاع کو روکنے کے لیے آبپاشی کے نظام اور ترقیاتی پالیسیوں کا جائزہ شامل ہو۔

69. مقامی افراد اور پرائیویٹ اداروں کی شراکت سے سرکاری اداروں کی قیادت میں کچرے کی صفائی کے نظام کا جائزہ لیا جائے اور اس میں بہتری لائی جائے۔